OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:1, Issue: 2, July - Dec 2020
DOI:10.51665/al-duhaa.001.02.0040, PP: 129-144

مسندامام احمد بن حنبل میں مخضرمین راویانِ حدیث : تعارفی جائزہ

Mukhzramen Rawyan –e -Hadees in Musnad Ahmad bin Hanbal: Introductory review

Published:
28-12-2020
Accepted:
26-11-2020
Received:
25-10-2020

Dr.Sajid Mahmood
Assistant Professor, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: sajidzbi@mail.com

Samiul Haq
Shariah Scholar, Jamia Darululoom Karachi,
Email: samijadoon8@gmail.com

Abstract

Sunni is second authentic source of Islamic law. It is the one of the real blessing of Allah that He created religious scholars and aeimma for writing, memorizing, defending and Rawayat wa darayat of these sunah .The struggles and services of Imam Ahmad bin Hanbal (Rahimahu Allahu Ta'ala) for Ahadees are praise working. He was born in Marw on the 20th of Rabi-ul-Awwal 164A.H.He was a very pious scholar who devoted all his life in the Science of Ahadith and Fiqh.He wrote many books but His most famous book is his "MUSNAD".A book in which he collected about 50000 to 70000 Ahadith. His book Musnad Ahmad bin Hanbal is a true treasure of knowledge.This book has many qualities, one of the distinctive quality of this book is that Mukhzramen-e-Rawat have been mentioned here. Mukhzrm is a person who lives during the age of ignorance (zamana e jahiliyat) and age of Islam but He accepts Islam after the death of Holy Prophet (PBUH). This paper is an attempt to highlight the Mukhzramen Rawat.

Key words: *Mukhazramen Rawyan e Hadees, Islamic law, Musnad e Ahmad bin Hambal, Ignorance, Holy Prophet (PBUH).*

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرما کراس امت پر عظیم احسان فرمایا،جس میں زیادت ونقصان اور تحریف وتبدیل سے حفاظت کا خود ہی ذمہ لیا،اور تشریح وتوضیح کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مبعوث فرمایااور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت مبارکہ کو اسلامی مصادر شریعہ کا دوسرا اصل اور ماخذ قرار دیا،پھر اللہ تعالی کے خصوصی احسانات میں سے ایک یہ ہے کہ ان ہی سنن کی تدوین،حفظ،دفاع اور روایت ودرایت کے لئے علماء عاملین اور ائمہ مخلصین کو پیدا فرمایا،توانہوں نے ان احادیث کی یاداشت اور راویان حدیث کی تنقیح میں نہایت محنت ومشقت اور احتیاط سے کام لیا،احادیث کی چھان بین کے لئے

CC BY

یقین کے تمام وسائل میں سے انہوں نے ہر وہ وسیلہ اختیار کیا۔

جس سے ان راویان حدیث کی صداقت وعدالت کی چھان بین ممکن تھی،اللہ تعالی ان حضرات کو جزائے خیر عطافرمائے اورجنت میں بلند درجات سے نوازے۔

احادیث کی خدمت میں امام اہل سنت والجماعت ابو عبداللہ احمد بن حنبلؒ کی خدمات اور مساعی جمیلہ داد کے مستحق ہیں ان کی کتاب ''مسندالامام احمد بن حنبل''بڑی منزلت کی کتاب ہے اس کتاب کی کئی خصوصیات ہیں ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب مسندامام احمد بن حنبل میں مخضرمین راویان حدیث کو جدا کیا ہے زیر نظر مقالہ میں ان مخضرمین رواۃ کا تذکرہ ہے، لیکن ان حضرات کے اسماء گرامی ذکر کرنے سے پہلے مخضرم کی لغوی اور اصطلاحی تعریف،ان کی تعداد، طبقات اور ان کی مرویات کی منزلت بطور تمہید بیان کی جاتی ہے تاکہ آئندہ مباحث کی آسانی سے وضاحت ہو جائے۔

مخضرم کی لغوی اور اصطلاحی تعریف:

مخضرم (خاء کے فتحہ، ضاد کے سکون اور راء کے فتحہ کے ساتھ) لغت میں دو کاموں میں متردد کے لئے استعمال ہوتا ہے، یا وہ شخص جو حسب کے لحاظ سے ناقص ہو،"ماء مخضرم"اس پانی کو کہا جاتا ہے جو میٹھے اور کھارے کے درمیان کا پانی ہو،[1] ابوالاخفش فرماتے ہیں کہ" ماء مخضرم"اس پانی کو کہا جاتا ہے جو کثرت اور فراخی میں زیادہ ہو،اس وجہ سے یہ لفظ اس شخص کا نام پڑ گیا جس نے جاہلیت اور اسلام دونوں کو پایا ہو، گویا دونوں میں برابر رہا۔ابن رشیق فرماتے ہیں "اذ ن مخضرمة" اس وقت کہا جاتا ہے جب کان کٹا ہوا ہو تو گویا مخضرم وہ شخص ہے جو جاہلیت سے کٹا ہوا ہو اور اسلام میں آیا ہو[2]۔

اصطلاحی تعریف محدثین اور اہل لغت نے الگ الگ کی ہے محدثین فرماتے ہیں: الذی ادرک الجاهلیةقبل البعثة النبویة اوبعدها ولم یرالنبی صلی الله بعد البعثةاو راه لکنه غیر مسلم واسلم فی حیاته او بعده" وہ شخص جس نے زمانہ جاہلیت کو پایا، نبوت سے پہلے یا بعثت نبوی کے بعد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بعثت کے بعد ملاقات نہیں ہوئی یا ہوئی، لیکن اس وقت جب یہ آدمی مسلمان نہیں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات مبارکہ میں مسلمان ہوا یا بعد میں۔

اہل لغت مخضرم کی تعریف یوں کرتے ہیں: "الذی ادرک الجاهلیةوالاسلام مناصفةسواء لقی النبی صلی الله علیه واله وسلم اولم یلقه مثل لبید بن ربیعة،حسان بن ثابت وحکیم بن حزام وغیرهم"وہ شخص جس نے جاہلیت اور اسلام دونوں کو برابر پایا، چاہے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملاقات کی ہو یا نہیں جیسے لبید بن ربیعہ، حسان بن ثابت اور حکیم بن حزام وغیرہ۔

دونوں تعریفوں کے درمیان فرق یہ ہے، کہ محدثین نے اس مخضرم میں جس نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو پایا ہو، شرط یہ لگائی ہے کہ اس نے بعثت کے بعد اسلام کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت نہ کی ہو وگرنہ یہ صحابی ہوگا،اھل لغت نے یہ شرط نہیں لگائی انہوں نے یہ قید لگائی ہے کہ اس کی آدھی زندگی جاہلیت میں گزری ہو اور آدھی اسلام میں، جبکہ یہ شرط محدثین کے نزدیک لازم نہیں ہے بلکہ صرف جاہلیت کا پانا ضروری ہے اگرچہ اس وقت بچپن کیوں نہ ہو۔ مذکورہ لغوی اور اصطلاحی تعریف کے درمیان ظاہری ربط یہ ہے کہ مخضرم صحابہ اور تابعین کے درمیان دائر ہے،اس لئے کہ صحابہ نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو پایا اور تابعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت نہیں کی۔

مخضرمین کا مقام:

محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مخضرمین کا شمار صحابہ میں نہیں ہوتا بلکہ یہ کبار تابعین ہیں، ان کی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مرسل ہیں[3]۔ اس وجہ سے جب ان سے ثقات روایت کرتے ہیں اور ان پر جرح نہ ہو تو وہ مقبول ہو گی اگرچہ ان کا حال معلوم نہ ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کی حالت چھپی ہوئی ہو تو اس سے ان کی عدالت باطنہ کو کوئی نقصان نہیں ہے صرف ظاہری عدالت اور ضبط پر اکتفاء کیا جائے گا، جب تک ان کی روایت ثقات کے مخالف نہ ہو یا خبر منکر نہ لائی ہو، اس باب میں مستورین کی روایت کو مطلقًا قبول کرنے والوں پر ابن صلاح نے شدید تنقید کی ہے[4]۔

امام احمد بن حنبل نے جن مخضرمین کی روایت نقل کی ہے وہ اکثر بڑے درجے کے ائمہ تھے ان میں تو بعض زہد وعبادت میں مشہور ہوئے جیسے اسود بن یزید النخعی، ربعی بن حراش، مسروق بن الجدع، عمرو بن میمون اور ابو مسلم خولانی وغیرہ ،ان میں بعض قرآن اور قرات کے علماء تھے، جیسے ابو العالیہ رفیع بن مہران، عبیدہ سلمانی اور علقمہ بن قیس النخعی وغیرہ، ان میں بعض حدیث، فقہ اور فتوی میں ماہر تھے جیسے ابووائل شقیق بن سلمہ اور عبدالرحمان بن غنم وغیرہ، بعض وقت کے بڑے بڑے قاضی تھے جیسے شریح بن الحارث اور عبیدہ سلمانی وغیرہ ،کچھ حضرات فصیح عربی کے ماہر تھے جیسے زر بن حبش اور صعصعہ بن صوحان جو عرب کے فصیح خطباء میں سے تھے، اس طرح بعض وہ تھے جن کا جہاد فی سبیل اللہ میں دبدبہ تھا جیسے ابو عثمان النہدی، علقمہ بن قیس اور ابو مسلم خولانی وغیرہ۔

مختصر یہ کہ مخضرمین صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے بعد سب سے بہترین لوگ ہیں اسلئے کہ وہ تابعین میں سے ہیں ، جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾ تو گویا ان کی اس عظیم مقام پر قرآنی آیت شاہد عدل ہے، اس سے بڑی بزرگی کیا ہو گی کہ ان ہی مخضرمین سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے روایت کی ہے اس قسم کی روایت کو محدثین نے "رواية الاكابر عن الاصاغر" کا نام دیا ہے، جیسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت اویس قرنی سے یا معاویہ بن ابی سفیان کی روایت مالک بن یخامر سے وغیرہ، جن کو علامہ ابن حجر نے اپنی کتاب "نزهةالسامعين فى رواية الصحابة عن التابعين" میں ذکر کیا ہے[5]۔

طبقات مخضرمین:

مخضرمین راویانِ حدیث کی مختلف طبقات ہیں ، بعض وہ ہیں جن کی ملاقات کبار صحابہ کرام یعنی مہاجرین اور انصار سے ہوئی اور ان سے روایات لیں اور بعض اس مرتبے پر فائز نہیں ہیں ان حضرات کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے، اس سلسلے میں مخضرمین کے تین طبقات ہیں۔

(۱) **طبقہ اولی:** وہ لوگ جن کا اسلام لانا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں مشہور ہوا ہو جیسے قیس بن حازم، عبدالرحمان بن عسیلہ، ابو عثمان عبدالرحمان بن مل النہدی اور زید بن وھب وغیرہ، یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کے چند دن بعد تشریف لائے، جیسے سوید بن غفلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دفن کے بعد مدینہ تشریف لائے جبکہ ابھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مرقد مبارک پر مٹی بھی نہیں ڈالی گئ تھی، اور جبیر بن نفیر جن کا اسلام لانا اپنی قوم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں متحقق ہوا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں مدینہ تشریف لائے۔

(۲) **طبقہ ثانیہ:** وہ لوگ جن کا اسلام لانا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں ثابت ہوا ہو ، لیکن وہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ یا ان کے بعد کے زمانے میں مدینہ میں تشریف لائے، جیسے اسود بن ھلال، ثمامہ بن حزن، شریح، عباس بن ربیعہ، عبد اللہ بن مالک، عبد الرحمان بن غنم، عبیدہ سلمانی اور عمرو بن میمون وغیرہ۔

(۳) طبقہ ثالثہ : وہ لوگ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمان ہوئے، جیسے ثمامہ بن حزن، کعب احبار، اور ابو العالیہ رفیع وغیرہ۔

مخضرمین کی تعداد:

امام مسلم نے مخضرمین کی تعداد بیس بتائی ہے ابن صلاح نے اس پر دو کا اضافہ کیا ہے، عراقی نے تقید والایضاح میں اس پر مزید بیس کا اضافہ کیا ہے تو گویا ان تمام ائمہ کے نزدیک مخضرمین کی تعداد بیالیس ہے، سبط العجمی اپنی کتاب "تذکرۃ الطالب المعلم لمن یقال انہ مخضرم" میں اس پر اضافہ کیا ہے اور مخضرمین کی تعداد ایک سو چالیس بتائی ہے، ابن حجر نے " الاصابۃ" میں قسم الثالث کے تحت بہت زیادہ لوگوں کو مخضرمین میں شمار کیا ہے۔

مسند میں مخضرمین راویان حدیث کے اسماء گرامی:

مخضرم کی تعریف، اس کا مقام و منزلت، طبقات اور تعداد کی وضاحت کے بعد مسند امام احمد بن حنبل میں مذکور مخضرمین راویان حدیث کے اسماء گرامی ذکر کرتے ہیں جو حسب ذیل ہیں :

(۱) احزاب اسید، ابو دھم السمعی الظہری: بعض نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا لیکن ان کو دیکھا نہیں اس وجہ سے امام بخاری، ابو حاتم اور ابن حبان نے ان کو تابعین میں شمار کیا ہے[6]۔

(۲) الاحنف بن قیس بن معاویہ ابو بحر التیمی : وہ بردباری میں اپنی مثال آپ تھے، امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا، احنف اھل بصرہ کے سردار ہیں ۶۷ھ میں فوت ہوئے[7]۔

(۳) اسلم القرشی العدوی، ابو زید المدنی : امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہے، انہوں نے ۱۱ھ میں خریدا جبکہ وہ لوگوں کو حج کرا رہے تھے، یمن کے قیدیوں میں سے ہے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایتیں لیں، ۸۰ھ میں فوت ہوئے، ان کی عمر ۱۱۴ سال تھی[8]۔

(۴) الاسود بن ھلال المحاربی، ابو سلام الکوفی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مدینہ تشریف لائے، باوردی، ابو موسی المدینی اور ابن فتحون نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ صحابی نہیں ہے، ابن معین نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے امام احمد سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ : مجھے ان میں خیر کے علاوہ کچھ معلوم نہیں، یہ ساری باتیں ان کی صحابیت کی نفی کرتی ہے، ۸۴ھ میں فوت ہوئے[9]۔

(۵) الاسود بن یزید بن قیس النخعی : یہ مشہور عبادت گزار تھے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، ذھبی نے ان کی تفصیلی حالاتِ زندگی بیان کی ہیں اور ان کے مناقب ذکر کئے ہیں ۷۴ھ میں فوت ہوئے[10]۔

(۶) افلح، مولی ابی ایوب انصاری: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، حضرت ابو بکر صدیق

رضی اللہ عنہ کی خلافت قید ہوئے حضرت عمر حضرت عثمان اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہم سے روایتیں لیں ،واقعہ حرہ ۶۴ھ میں قتل کئے گئے[11]۔

(۷)**اوس بن صمعج الکوفی الحضرمی**: قاری تھے ،زمانہ جاہلیت کو پایااور ۷۴ھ میں فوت ہوئے[12]۔

(۸)**اوسط بن اسماعیل**: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وصال کے ایک سال بعد مدینہ منورہ تشریف لائے، ۷۹ھ میں فوت ہوئے[13]۔

(۹) **ثمامہ بن حزن بن عبداللہ بن سلمہ القشیری**: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تشریف لائے، اس وقت ان کی عمر ۳۵ سال تھی، ۱۰۱ھ میں فوت ہوئے[14]۔

(۱۰) **جبیر بن نفیر بن مالک الحضرمی الشامی**: خود فرماتے ہیں میں نے زمانہ جاہلیت کو پایااور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یمن تشریف لائے تو ہم نے اسلام قبول کیا[15]۔

(۱۱) **جنادۃ بن ابی امیہ الشامی**: یہ جناد ،جنادۃ بن ابی امیہ الازدی کے علاوہ ہیں، کیونکہ یہ جناد تابعی ہیں اور وہ جنادۃ بن ابی امیہ الازدی صحابی ہیں،ان دونوں کو جمع کرنے سے ایک وہم پیدا ہو گیا[16]۔

(۱۲) **حارث بن معاویہ بن زمعہ الکندی**: ان کی صحابیت میں اختلاف ہے ابن حجر نے اس کو ترجیح دی ہے کہ یہ محضرمین میں سے ہے[17]۔

(۱۳) **حجر بن العنبس الحضرمی**: ابو حاتم فرماتے ہیں کہ موصوف زمانہ جاہلیت میں خون پیا کرتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں شریک ہوئے[18]۔

(۱۴) **حمران بن ابان**: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے، عین التمر کے قیدیوں میں سے ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا، یہ آدمی بڑے فقیہ تھے، لیکن ان کی احادیث میں کچھ ضعف ہے ۷۰ھ کے بعد فوت ہوئے[19]۔

(۱۵) **حنظلہ بن نعیم العنزی**: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مدینہ تشریف لائے، سبط العجمی سے اپنی کتاب میں ان کا ذکر چھوٹ گیا ہے[20]۔

(۱۶) **خالد بن عمیر العدوی البصری**: انہوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا، عتبہ بن عزوان کے خطبے کے موقع پر بصرہ میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے[21]۔

(۱۷) **ذوالکلاع ابو شرحبیل الشامی**: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مدینہ تشریف لائے، اور ان سے روایتیں لیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے[22]۔

(۱۸) **رافع ابو الجعد الاشجعی**: بغوی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے، جبکہ ابن حجر نے ان کی تابعیت کو ترجیح دی ہے[23]۔

(۱۹) **ربعی بن حراش العبسی الکوفی**: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا لیکن دیکھا نہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں جو خطبہ دیا اس کو سنا، زاہد اور عالم تھے[24]۔

(۲۰) الربیع بن خثیم، ابو یزید الثوری الکوفی: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا لیکن دیکھا نہیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے، آپ رضی اللہ عنہ انہیں کہتے تھے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کو دیکھتے تو آپ سے محبت فرماتے، ابن حجر نے الاصابہ میں انہیں قسم ثالث میں ذکر نہیں کیا ہے، اور نہ ہی سبط العجمی سے اپنی کتاب میں ذکر نہیں کیا ہے، حالانکہ دونوں کے شرائط کے مطابق ہے۔ ۶۵ھ کے بعد فوت ہوئے[25]۔

(۲۱) رفیع بن مہران، ابو العالیہ الریاحی: زمانہ جاہلیت کو پایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کے دو سال بعد مسلمان ہوئے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، عالم اور مفسر تھے، صحیح قول کے مطابق ۹۰ھ فوت ہوئے[26]۔

(۲۲) زر بن جیش، ابو مریم الاسدی الکوفی: یہ مسلمانوں کے سرداروں میں سے ایک جلیل القدر سردار تھے، ان کی عمر ۱۲۰ سال سے زائد تھی۔ ۸۳ھ میں فوت ہوئے[27]۔

(۲۳) زید بن وھب الجھنی، ابو سلیمان الکوفی: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کے ارادے سے نکلا، تو مجھے راستے میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کی خبر آئی، ۹۶ھ میں فوت ہوئے[28]۔

(۲۴) زید بن ایاس ابی ایاس ابو عمر الشیبانی: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا، کہا کرتے تھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعثت ہوئی تو میں کاظمہ میں اپنے خاندان کے اونٹ چرایا کرتا تھا، ۹۶ھ میں وفات پا گئے، ان کی عمر ۱۲۰ سال کی قریب تھی[29]۔

(۲۵) سعید بن وھب الھمدانی الخیوانی: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن میں سنا، ۹۵ھ میں وفات پا گئے[30]۔

(۲۶) سفیان بن ھانی، ابو سالم الجیشانی: مصر گئے تھے، وفد کی صورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے پاس آئے، سبط العجمی نے اپنی کتاب میں ان کا ذکر نہیں کیا ہے[31]۔

(۲۷) سوید بن غفلہ الجعفی: اس وقت مدینہ تشریف لائے، جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دفن سے لوگ اپنے ہاتھ جھاڑ رہے تھے، ثقہ اور زاہد تھے، کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت عام الفیل میں ہوئی، ۸۰ھ میں وفات پا گئے[32]۔

(۲۸) شبیل بن عوف بن ابی حیہ الاحمسی البجلی ابو طفیل الکوفی: زمانہ جاہلیت کو پایا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت نہیں ہوئی، ابن حجر نے الاصابہ میں انہیں قسم ثالث میں ذکر نہیں کیا ہے، حالانکہ ان کے شرائط کے مطابق ہیں[33]۔

(۲۹) شریح بن الحارث بن قیس الکندی، ابو امیہ الکوفی القاضی: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا لیکن زیارت نہیں ہوئی، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا قاضی مقرر کیا، ۶۰ سال اسی عہدے پر فائز رہے، قضاء کے بارے میں ان کی روایات مشہور ہیں، ۸۰ھ میں فوت ہوئے، ۱۰۰ سال عمر پائی[34]۔

(۳۰) شریح بن ھانی بن یزید الحارثی: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا لیکن آپ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کے بعد ہجرت کی،۸۷ھ میں فوت ہوئے،۱۱۰سال عمر پائی[35]۔

(۳۱) **شقیق بن سلمہ الاسدی ابو وائل الکوفی:** نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایااور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وصال کے بعد ہجرت فرمائی،مدینہ تشریف لائے، کہا کرتے تھے کہ میں نے زمانہ جاہلیت کے سات سال پائے، علم اور زہد میں مشہور تھے، ۸۲ھ کے بعد فوت ہوئے[36]۔

(۳۲) **صبی بن معبد التغلبی الکوفی:** نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا لیکن آپ ﷺ کی زیارت نہیں کی،اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حج کیا[37]۔

(۳۳) **صعصعۃ بن صوحان العبدی الکوفی:** نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں اسلام لایا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھنے کی سعادت حاصل نہیں کی[38]۔

(۳۴) **عابس بن ربیعہ النخعی الکوفی:** نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا لیکن دیکھا نہیں اور حضرت عمر اور حضرت علی سے روایتیں لیں[39]۔

(۳۵) **عاصم بن حمید السکونی الحمصی:** زمانہ جاہلیت کو پایا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک وفد کے ساتھ مدینہ تشریف لائے اور معاذ بن جبل کے ساتھیوں میں سے تھے[40]۔

(۳۶) **عبداللہ بن سخبرۃ الازدی، ابو معمر الکوفی:** ذہبی نے ذکر کیا ہے کہ موصوف مخضرمین میں سے ہے[41]۔

(۳۷) **عبداللہ بن سلمہ المرادی الکوفی:** ابن حجر نے الاصابہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا[42]۔

(۳۸) **عبداللہ بن عکیم ابو معبد الکوفی:** نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا لیکن دیکھا نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو خط جہینہ کی طرف بھیجا تھا، اس کو سنا، بعض حضرات نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے، لیکن یہ صحیح نہیں[43]۔

(۳۹) **عبداللہ بن عمیرۃ القیسی الکوفی:** موصوف جاہلیت میں اعشی کے سپہ سالار تھے ان کی صحابیت صحیح نہیں[44]۔

(۴۰) **عبداللہ بن قیس الکندی ابو بحر التراغی:** زمانہ جاہلیت کو پایااور معاذ بن جبل کی صحبت اختیار کی۔ جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبے کو سنا[45]۔

(۴۱) **عبداللہ بن لحی الحمیری ابو عامر الھوزانی الحمصی:** زمانہ جاہلیت کو پایااور جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبے کو سنا[46]۔

(۴۲) **عبداللہ بن مالک بن ابی الاسحم، ابو تمیم الجیشانی المصری:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات مبارکہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آئے، ۷۷ھ میں فوت ہوئے[47]۔

(۴۳) **عبداللہ بن ناسج الحضرمی:** بعض حضرات نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے، لیکن ابو نعیم نے ان پر رد کیا ہے فرماتے ہیں کہ ان کی صحابیت صحیح نہیں، مسند احمد میں ایک روایت حسن بن زیوب سے ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن ناسج الحضرمی نے اور انہوں نے حضرت ابو بکر اور عمر کو پایا، یہ ان کی صحابیت کی نفی کرتی ہے[48]۔

(۴۴) **عبد خیر بن یزید الھمدانی، ابو عمارہ الکوفی:** انہوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی

زیارت نہیں ہوئی، ان سے پوچھا گیا آپ کی عمر کتنی ہے تو فرمایا، ۱۲۰ سال، جب میں چھوٹا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خط ہمارے پاس آیا۔۔۔الخ[49]۔

(۴۵) عبد الرحمان بن عسیلہ المرادی، ابو عبداللہ الصنابحی الیمانی: شام سے ایک وفد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آرہے تھے جب جحفہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کی خبر ملی، پھر ابو بکر صدیق کے پیچھے نماز پڑھی[50]۔

(۴۶) عبد الرحمان بن غنم الاشعری الشامی: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب نہیں ہوئی، وفد کے ساتھ بھی نہیں آئے تھے، معاذ بن جبل کے ساتھ برابر رہتے، جب سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو یمن بھیجا تھا، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پا گئے[51]۔

(۴۷) عبد الرحمان بن مل ابو عثمان النہدی: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں اسلام لایا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب نہیں ہوئی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کے بعد مدینہ تشریف لائے، ثقہ اور عابد تھے، ۹۰ھ میں فوت ہوئے، ۱۳۰ سال عمر پائی[52]۔

(۴۸) عبیدہ بن عمر السلمانی الکوفی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل مسلمان ہوئے، لیکن ملاقات نہیں ہوئی، اہل کوفہ کے امام اور مفتی تھے، ۸۲ھ میں وفات پا گئے[53]۔

(۴۹) علقمہ بن قیس بن عبداللہ النخعی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات مبارکہ میں پیدا ہوئے، ابن حبان فرماتے ہیں، عبادت، فضیلت اور فقہ میں وہ اہل کوفہ کے راہب تھے، ۶۲ھ میں فوت ہوئے، ۹۰ سال عمر پائی[54]۔

(۵۰) عمران بن ملحان ویقال ابن تیم، ابو رجاء العطاردی: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا لیکن زیارت نہیں ہوئی، فتح مکہ کے بعد ایمان لائے، ۱۰۵ھ میں وفات پا گئے، ۱۲۷ سال عمر پائی[55]۔

(۵۱) عمرو بن الاسود العنسی ویقال عمیر: شام کے عبادت گزاروں اور زاہدوں میں سے ایک تھے، امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کو جو آدمی لکھنا چاہے تو وہ عمر بن الاسود کو دیکھ لے[56]۔

(۵۲) عمرو بن شرحبیل الھمدانی الکوفی، ابو میسرہ: زمانہ جاہلیت کو پایا اور، ۶۳ھ میں فوت ہوئے[57]۔

(۵۳) عمرو بن میمون الاودی الکوفی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات مبارکہ میں حضرت معاذ بن جبل کے ہاتھ ایمان لایا، اور مدینہ منورہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کے بعد آئے[58]۔

(۵۴) غنم بن قیس المازنی الکعبی، ابو العنبر البصری: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا لیکن ملاقات نہیں ہوئی، اور ایک وفد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، عتبہ بن عزوان ان کے ہمراہ لڑے[59]۔

(۵۵) فنج الیمانی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ایمان لایا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا نہیں[60]۔

(۵۶) قبیصہ بن جابر بن وھب ابو العلاء الاسدی الکوفی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا، امیر

المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کی اور جابیہ میں ان کا خطبہ سنا[61]۔

(۵۷) **قرثع الضبی الکوفی**: زمانہ جاہلیت کو پایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے[62]۔

(۵۸) **قیس بن ابی حازم البجلی الکوفی**: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں اسلام قبول کیا اور جب مدینہ منورہ کو ہجرت کی تو ان کی ملاقات سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وفات پا گئے تھے۔ کبار صحابہ سے روایتیں کی ہیں ان کے علاوہ کسی بھی تابعی نے تمام عشرہ مبشرہ سے روایت نہیں کی ہے ۹۸ھ میں فوت ہوئے، ۱۰۲سال سے زائد عمر پائی[63]۔

(۵۹) **قیس بن عباد القیسی الضبعی**: بصرہ سے آئے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا، امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مدینہ منورہ آئے[64]۔

(۶۰) **قیس بن مروان الجعفی وھو قیس بن ابی قیس الکوفی**: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا، لیکن ملاقات نہیں ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مدینہ منورہ آئے، اور ان سے روایتیں کیں[65]۔

(۶۱) **کعب بن ماتع المعروف بکعب الاحبار**: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا لیکن ملاقات نہیں ہوئی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اسلام لایا، ۳۰ھ میں یا اس کے بعد وفات پاگئے، ۱۰۶سال عمر پائی[66]۔

(۶۲) **مالک بن اوس الحدثان النصری المدنی**: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کو پایا، بعض نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ صحابی نہیں ہیں، جیساکہ امام بخاری نے تاریخ کبیر میں ذکر کیا ہے، ۹۲ھ میں یا اس کے بعد وفات پاگئے، تقریبا ۱۰۰سال عمر پائی[67]۔

(۶۳) **مالک بن حارث بن عبد بن یغوث النخعی المعروف بالاشتر**: زمانہ جاہلیت کو پایا، قوم کے سردار تھے، جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبے میں حاضری دی[68]۔

(۶۴) **مالک بن عمیر الحنفی الکوفی**: زمانہ جاہلیت کو پایا، ان کی رؤیت اور صحابیت معروف نہیں ہے، جنہوں نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ان کو وہم ہوگیا ہے[69]۔

(۶۵) **مالک بن یخامر السکسکی الحمصی**: بعض نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے، لیکن ان کی صحابیت ثابت نہیں ہے، ۸۰ھ میں وفات پاگئے[70]۔

(۶۶) **مرۃ بن شرحبیل الھمدانی الکوفی المعروف بمرۃ الطیب**: علامہ ذھبی فرماتے ہیں، کہ مخضرم ہیں بڑی شان والے، تقریبا ۷۰ھ میں فوت ہوئے[71]۔

(۶۷) **مروان بن الحکم بن ابی العاص ابو عبداللہ الملک الاموی المدنی**: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کو پایا، لیکن ان کی رویت اور صحبت صحیح نہیں ہے، علامہ ذھبی تجرید اسماء میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہیں دیکھا کیونکہ جب یہ اپنے والد کے ساتھ طائف کو نکلے تو چھوٹے تھے ان کے والد کی وفات کے سال سے پہلے ان کو خلافت سپرد کی گئی تھی، ۶۵ھ میں وفات پاگئے[72]۔

(٦٨) **مسروق بن الاجدع بن مالک الھمدانی الوادعی ابو عائشہ**: زمانہ جاہلیت کو پایا، رآپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وصال کے بعد ہجرت فرمائی، تو ابو بکر کے پیچھے نماز پڑھی، زاہد اور عالم تھے، ٦٣ھ میں وفات پا گئے[73]۔

(٦٩) **مطرف بن مالک ابو الرباب القشیری**: زمانہ جاہلیت کو پایا، فتح تستر میں ابو موسی اشعری کے ساتھ حاضر ہوئے اور یہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوا[74]۔

(٧٠) **ناشرۃ بن سمی الیزنی**: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے کو پایا، حضرت معاذ کے پیچھے نماز پڑھی، اور جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبے میں حاضری دی[75]۔

(٧١) **نفیع ابو رافع الصائغ المدنی**: بصرہ سے آئے، زمانہ جاہلیت کو پایا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہیں دیکھا[76]۔

(٧٢) **ھانی بن معاویہ الصدفی**: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پایا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا نہیں۔ اور امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا[77]۔

(٧٣) **ھزیل بن شرحبیل**: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد کو پایا لیکن زیارت نہیں ہوئی، کبار صحابہ سے روایتیں لیں، مثلا حضرت عثمان، ابن مسعود اور ابوذر رضی اللہ عنہ وغیرہ[78]۔

(٧٤) **یزید بن شریک بن طارق التیمی الکوفی**: زمانہ جاہلیت کو پایا، وہ ابن مسعود کے ساتھیوں میں سے تھے، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایتیں لیں[79]۔

(٧٥) **یزید بن عمیرۃ الحمصی**: زمانہ جاہلیت کو پایا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور معاذ بن جبل کی صحبت اختیار کی[80]۔

(٧٦) **ابو قتادہ العدوی البصری یقال اسمہ شمیم بن نذیر**: ان کی صحابیت میں اختلاف ہے، بزار وغیرہ نے یقین کیا ہے کہ مخضرم ہیں، زمانہ جاہلیت کو پایا ہے، ، حضرت عمر سے سنا ہے، اور کابل میں ٤٤ھ میں قتل ہوئے[81]۔

(٧٧) **ابو سلمہ الخولانی الیمانی اسمہ عبداللہ بن ثوب**: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملاقات کے لئے سفر کی تو ابھی راستے میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم وفات پا گئے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دیگر کبار صحابہ سے ملاقات کی[82]۔

(٧٨) **ابن عبس**: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پایا لیکن ملاقات نہیں ہوئی، مجاہد نے ان سے روایتیں لی ہیں[83]۔

(٧٩۔۔٨٠) **صمحۃ النجاشی۔۔ اویس قرنی**: زیر نظر مقالہ میں ان مخضرمین رُواۃ کا تذکرہ ہے جن سے مسند امام احمد بن حنبل میں روایات لی گئی ہیں، اس وجہ سے نجاشی اور اویس قرنی کا ذکر نہیں ہے حالانکہ وہ بالاتفاق مخضرمین ہیں، مسند کے چند احادیث میں ان کا ذکر آیا ہے، ان احادیث کی طرف صرف اشارے کے لئے دونوں حضرات کے حوالے سے ایک ایک روایت اس مقالے کے اختتام پر پیش کرتے ہیں:

(الف) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم صلى على اصحمة النجاشى فكبر عليه اربعا[84] رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نجاشی پر نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہی۔

(ب) عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نادى رجل من اهل الشام يوم صفين: افيكم اويس

القرنی؟ قالوا نعم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول:ان خیر التابعین اویس القرنی[85]۔جنگ صفین کے دن ایک آدمی نے شام والوں کو آواز دی،آپ میں سے اویس قرنی ہے؟انہوں نے کہاہاں،توفرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ تابعین میں سب سے بہتر اویس قرنی ہے۔

نتائج بحث

۱۔ محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مخضرمین کا شمار صحابہ میں سے نہیں ہوتا بلکہ یہ کبار تابعین ہیں،ان کی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مرسل ہیں۔

۲۔ جب مخضرمین سے ثقات روایت کرتے ہیں اور ان پر جرح نہ ہو تو وہ مقبول ہوگی اگرچہ ان کا حال معلوم نہ ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کی حالت چھپی ہوئی ہو تو اس سے ان کی عدالت باطنہ کو کوئی نقصان نہیں ہے صرف ظاہری عدالت اور ضبط پر اکتفاء کیا جائے گا۔

۳۔ مخضرمین کے تین طبقات ہیں۔ایک وہ لوگ جن کا اسلام لانا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں مشہور ہوا ہو۔ دوسرے وہ جن کا اسلام لانا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں ثابت ہوا ہو، لیکن وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا ان کے بعد کے زمانے میں مدینہ میں تشریف لائے۔ تیسرا طبقہ وہ لوگ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمان ہوئے۔

۵۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ۸۰ مخضرمین راویانِ حدیث سے روایت نقل کی ہے۔ جن کے تراجم اس ریسرچ پیپر میں لکھے گئے ہیں۔

CC BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی حوالہ جات

[1] عبدالحفیظ بلیاوی، مصباح اللغات، لاہور، مکتبۃ الحسن، ص:۲۰۷
'bd al-Ḥafīz Balīāwī, Miṣbāḥ al-Lughāt, (Maktabah al-Ḥasan,Lāhore), PP:207

[2] ابن منظور، لسان العرب، مصر، طبعۃ دار المعرف، ج:۱۲، ص:۱۸۵
Ibn-e-Manẓūr, Lisān al-'rab,(Dār al-Ma'rif, Egypt), Vol:12,PP:185

[3] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، مصر، طبعۃ دار المعرف ۱۴۱۲ھ، ج:۱، ص:۴
Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,(Dār al-Ma'rif, Egypt:1412ah),Vol:01,PP:04

[4] العراقی، التقیید والایضاح شرح مقدمۃ ابن الصلاح، تحقیق راغب الطباخ، حلب، ص:۱۲۲
Al-'rāqī, Al-Tanqīd wa al-Iīḍāḥ Sharḥ Muqaddimah Ibn-e-Ṣalāḥ, (Ḥalb,Shām), PP:122

[5] یہ کتاب طارق محمود العمودی کی تحقیق کے ساتھ ریاض سے چھپ گئی ہے۔

[6] ابو عبداللہ البخاری، التاریخ الکبیر، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ج:۱، ص:۶۴
Abū 'bd Allāh al-Bukhārī, Al-Tārīkh al-Kabīr, (Dār al-Kutum al-'lmiīyah, Berūit), Vol:01,PP:64

[7] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، بیروت، دار صادر، ج: ۷، ص: ۹۴
Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,(Dār Ṣādar, Berūit),Vol:07,PP:94

[8] الذہبی، سیر اعلام النبلاء، بیروت، مئوسسۃ الرسالۃ، ج: ۴، ص: ۹۸
Al-Zahbī,Sīar A'lām al-Nubalā,,(M,assisah al-risālah, Berūit),Vol:04,PP:98

[9] ابن ابی حاتم الرازی، الجرح والتعدیل، طبع ہند، ۱۳۷۱، ج: ۲، ص: ۴۶۵
Ibn-e-Ḥātam Al-Rāzī, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl, (Published , India:1371),Vol:02,PP:465

[10] الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۴، ص: ۵۰
Al-Zahbī,Sīar A'lām al-Nubalā,,Vol:04,PP:50

[11] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۱، ص: ۲۰۸
Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:01,PP:208

[12] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۶، ص: ۱۳۸
Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:06,PP:138

[13] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۲، ص: ۳۴۶
Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:02,PP:346

[14] ابن ابی حاتم الرازی، الجرح والتعدیل، ج: ۲، ص: ۴۶۵
Ibn-e-Ḥātam Al-Rāzī, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl,Vol:02,PP:465

[15] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۱، ص: ۴۶۴
Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:01,PP:464

[16] ابو عبد اللہ البخاری، التاریخ الکبیر، ج: ۲، ص: ۲۳۲
Abū 'bd Allāh al-Bukhārī, Al-Tārīkh al-Kabīr,Vol:02,PP:232

[17] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۱، ص: ۶۰۱
Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:01,PP:601

[18] المزی، تہذیب الکمال، بیروت، مئوسسۃ الرسالۃ، تحقیق بشار عواد، ج: ۵، ص: ۴۷۳
Al-Muzzī, Tahzīb al-Kamāl,(M,assisah al-risālah, Berūit), Vol:05,PP:473

[19] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۵، ص: ۲۴۵
Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:05,PP:245

[20] ابن ابی حاتم الرازی، الجرح والتعدیل، ج: ۳، ص: ۲۴۵
Ibn-e-Ḥātam Al-Rāzī, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl,Vol:03,PP:245

[21] ابو عبد اللہ البخاری، التاریخ الکبیر، ج: ۲، ص: ۱۶۲
Abū 'bd Allāh al-Bukhārī, Al-Tārīkh al-Kabīr,Vol:02,PP:162

[22] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۷، ص: ۴۴۰
Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:07,PP:440

[23] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۱، ص: ۴۶۴
Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:01,PP:464

[24] یاقوت حموی، معجم البلدان، بیروت، دار صادر، ج: ۲، ص: ۱۱
Yāqūt Ḥamwī, Mu'jam al-Buldān,(Dār Ṣādar, Berūit),Vol:02,PP:11

[25] المزی، تہذیب الکمال، ج: ۹، ص: ۷۰

Al-Muzzī, Tahzīb al-Kamāl,Vol:09,PP:70

[26] الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۴، ص: ۲۵۷

Al-Zahbī,Sīar A'lām al-Nubalā,,Vol:04,PP:247

[27] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۶، ص: ۱۰۴

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:06,PP:104

[28] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۲، ص: ۱۰۴

Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:02,PP:104

[29] ابن ابی حاتم الرازی، الجرح والتعدیل، ج: ۴، ص: ۷۸

Ibn-e-Ḥātam Al-Rāzī, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl,Vol:04,PP:78

[30] الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۴، ص: ۱۸۰

Al-Zahbī,Sīar A'lām al-Nubalā,,Vol:04,PP:180

[31] المزی، تہذیب الکمال، ج: ۱۱، ص: ۱۹۹

Al-Muzzī, Tahzīb al-Kamāl,Vol:11,PP:199

[32] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۶، ص: ۲۸

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:06,PP:28

[33] ابو عبد اللہ البخاری، التاریخ الکبیر، ج: ۴، ص: ۲۵۸

Abū 'bd Allāh al-Bukhārī, Al-Tārīkh al-Kabīr,Vol:04,PP:258

[34] المزی، تہذیب الکمال، ج: ۱۲، ص: ۴۳۵

Al-Muzzī, Tahzīb al-Kamāl,Vol:12,PP:435

[35] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۳، ص: ۳۸۲

Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:03,PP:382

[36] الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۴، ص: ۱۶۱

Al-Zahbī,Sīar A'lām al-Nubalā,,Vol:04,PP:161

[37] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۶، ص: ۱۴۵

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:06,PP:145

[38] ابن ابی حاتم الرازی، الجرح والتعدیل، ج: ۴، ص: ۴۴۶

Ibn-e-Ḥātam Al-Rāzī, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl,Vol:04,PP:446

[39] ابو عبد اللہ البخاری، التاریخ الکبیر، ج: ۷، ص: ۸۰

Abū 'bd Allāh al-Bukhārī, Al-Tārīkh al-Kabīr,Vol:07,PP:80

[40] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۵، ص: ۸۳

Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:05,PP:83

[41] ابو احمد الحاکم، مختصر الکنی، المدینۃ المنورۃ، دار الایمان، تحقیق یوسف الدخیل، ج: ۲، ص: ۹۰

Abū Aḥmad al-Ḥākim, Mukhtaṣar al-Kinnī, Al-Madīnah Al-Munawwirah, (Dār al-Iīmān),Vol:02,PP:90

[42] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۵، ص: ۹۱

Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:05,PP:91

[43] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۶، ص: ۱۱۳

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:06,PP:113

44 الذہبی، المغنی فی ضعفاء الرجال، طبع حلب، تحقیق نورالدین عتر، ج:۱، ص: ۳۵۰
Al-Zahbī, Al-Mughnī fī Ḋ'fā, al-Rijāl, (Published: Ḥalb), Vol:01,PP:350

45 ابن ابی حاتم الرازی، الجرح والتعدیل، ج: ۵، ص: ۱۳۸
Ibn-e-Ḥātam Al-Rāzī, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl,Vol:05,PP:138

46 ابن حبان، الثقات، ہند، دایرۃ المعارف الاسلامیۃ ۱۳۹۳، ج: ۵، ص: ۱۹
Ibn-e-Ḥabbān, Al-Thiqāt, (Dā,rat al-Ma'ārif al-Islāmiyyah:1393ah), Vol:05,PP:19

47 ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۴، ص: ۲۸۴
Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:04,PP:284

48 الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۴، ص: ۷۳
Al-Zahbī,Sīar A'lām al-Nubalā,,Vol:04,PP:73

49 ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۶، ص: ۲۲۱
Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:06,PP:221

50 ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۵، ص: ۱۰۵
Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:05,PP:105

51 الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۴، ص: ۸۵
Al-Zahbī,Sīar A'lām al-Nubalā,,Vol:04,PP:85

52 ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۵، ص: ۱۰۸
Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:05,PP:108

53 المزی، تہذیب الکمال، ج: ۱۹، ص: ۲۶۶
Al-Muzzī, Tahzīb al-Kamāl,Vol:19,PP:266

54 ابن حبان، الثقات ,ج: ۵، ص: ۲۰۷
Ibn-e-Ḥabbān, Al-Thiqāt,Vol:05,PP:207

55 المزی، تہذیب الکمال، ج: ۲۲، ص: ۳۵۶
Al-Muzzī, Tahzīb al-Kamāl,Vol:22,PP:356

56 الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۴، ص: ۷۹
Al-Zahbī,Sīar A'lām al-Nubalā,,Vol:04,PP:79

57 ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۵، ص: ۱۵۴
Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:05,PP:154

58 الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۵، ص: ۱۵۸
Al-Zahbī,Sīar A'lām al-Nubalā,,Vol:05,PP:158

59 ابن ابی حاتم الرازی، الجرح والتعدیل، ج: ۷، ص: ۵۸
Ibn-e-Ḥātam Al-Rāzī, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl,Vol:07,PP:58

60 ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۵، ص: ۳۸۹
Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:05,PP:389

61 ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۶، ص: ۳۷۸
Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:06,PP:378

62 ابن ابی حاتم الرازی، الجرح والتعدیل، ج: ۷، ص: ۱۴۷

Ibn-e-Ḥātam Al-Rāzī, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl,Vol:07,PP:147

[63] الذہبی، سیر اعلام النبلاء ،ج:۴،ص:۱۹۷

Al-Zahbī,Sīar A'lām al-Nubalā,,Vol:04,PP:197

[64] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج:۵، ص:۵۳۵

Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fi tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:05,PP:535

[65] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۶، ص:۱۴۶

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:06,PP:146

[66] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج:۵، ص:۲۴۷

Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fi tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:05,PP:247

[67] ابو عبد اللہ البخاری، التاریخ الکبیر، ج:۷، ص:۳۰۵

Abū 'bd Allāh al-Bukhārī, Al-Tārīkh al-Kabīr,Vol:07,PP:305

[68] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۶، ص: ۲۱۳

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:06,PP:213

[69] ابو عبد اللہ البخاری، التاریخ الکبیر، ج:۷، ص: ۳۰۴

Abū 'bd Allāh al-Bukhārī, Al-Tārīkh al-Kabīr,Vol:07,PP:304

[70] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج:۵، ص:۷۵۹

Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fi tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:05,PP:759

[71] الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج:۴، ص: ۷۴

Al-Zahbī,Sīar A'lām al-Nubalā,,Vol:04,PP:74

[72] الذہبی، تجرید اسماء الصحابۃ، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ج:۲، ص:۶۹

Al-Zahbī,Tajrīd Asmā, al-Ṣahābah,(Dār al-Kutub al-'lmiyyah, Berūit),Vol:02,PP:69

[73] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۶، ص:۷۶

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:06,PP:76

[74] ابن حبان، الثقات، ج:۵، ص:۴۳۰

Ibn-e-Ḥabbān, Al-Thiqāt,Vol:05,PP:430

[75] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج:۶، ص:۴۸۸

Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fi tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:06,PP:488

[76] ابن ابی حاتم الرازی، الجرح والتعدیل، ج:۸، ص:۴۸۹

Ibn-e-Ḥātam Al-Rāzī, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl,Vol:08,PP:489

[77] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج:۶، ص:۵۶۹

Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fi tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:06,PP:569

[78] المزی، تہذیب الکمال، ج:۳۰، ص: ۱۷۲

Al-Muzzī, Tahzīb al-Kamāl,Vol:30,PP:172

[79] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج:۶، ص:۷۰۰

Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Al-Iṣābah fi tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:06,PP:700

[80] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۷، ص:۴۴۰

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:07,PP:440

[81] ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، بیروت، دار صادر، ج: ۱۲، ص: ۲۰۵

Ibn-e-Ḥajar ʻsqlānī,Tahzīb al-tahzīb,(Dār Ṣādar,Berūit), Vol:12,PP:205

[82] ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج: ۷، ص: ۳۹۷

Ibn-e-Ḥajar ʻsqlānī, Al-Iṣābah fī tamyīz al-Ṣaḥābah,Vol:07,PP:397

[83] المزی، تہذیب الکمال، ج: ۳۷، ص: ۴۵۵

Al-Muzzī, Tahzīb al-Kamāl,Vol:37,PP:455

[84] امام احمد بن حنبل، مسند امام احمد بن حنبل، مصر، الطبعۃ المیمنیۃ الاولیٰ، ج: ۳، ص: ۳۶۱

Imām Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad Imām Aḥmad Bin Ḥanbal, (Al-Ṭb'ah al-Maymaniyyah, Edition: 1st, Egypt), Vol:03,PP:361

[85] امام احمد بن حنبل، مسند امام احمد بن حنبل، ج: ۳، ص: ۴۸۰

Imām Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad Imām Aḥmad Bin Ḥanbal,Vol:03,PP:480